

# سورة النور

آيات ٢١ - ٥٠

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرِ صَفَّتِ طُ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ ط وَ  
اللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ٢١) وَاللَّهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ٢) وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ٢٢) أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي  
سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَّامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ٣) وَ يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ  
جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَنْ مَنْ يَشَاءُ ط يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ  
بِالْأَبْصَارِ ٢٣) يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ط إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ٢٤) وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ  
مِّنْ مَّاءٍ ٣) فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ ٣) وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى رِجْلَيْنِ ٣) وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى  
أَرْبَعٍ ط يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ط إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ٢٥) لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ ط وَاللَّهُ يَهْدِي  
مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ٢٦) وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ  
بَعْدِ ذَلِكَ ط وَمَا أُولَئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ٢٧) وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ  
مُعْرِضُونَ ٢٨) وَإِنْ يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ٢٩) أَفِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ أَمْ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَنْ  
يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولَهُ ط بَلْ أُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ٣٠)

## سُورَةُ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

اسلام فرد، خاندان، معاشرے، ریاست اور امت کو اللہ کے نورِ ہدایت کے تابع کر کے عفت، حیا، عدل، قانونی اور اجتماعی پاکیزگی کا نظام قائم کرتا ہے

معاشرتی آداب  
(حصہ دوم)  
آیات 58 تا 64

گھروں کے دیگر آداب  
(آیات 58-61)

رسول اللہ (ﷺ) کے  
ساتھ برتاؤ کے آداب  
(آیات 62-63)

اللہ کی بادشاہت، علم  
اور قدرت  
(آیت 64)

اللہ کی آیات پر  
منافقین کا رویہ  
آیات 47 تا 57

مومنوں کی فرمانبرداری  
اور منافقوں کا جھوٹ  
(آیات 47-54)

اللہ کا طریقہ کار بندوں کے  
لیے  
(آیات 55-57)

نورِ الہی، مساجد کا فضل  
اور اس کی قدرت  
آیات 35 تا 46

اللہ کا نور اور مساجد کو آباد  
کرنے والوں کا اجر  
(آیات 35-38)

کافروں کے اعمال کی  
مثال  
(آیات 39-40)

اللہ کی قدرت کی  
نشانیوں  
(آیات 41-46)

معاشرتی آداب  
(حصہ اول)  
آیات 27 تا 34

گھر میں داخل ہونے کے  
آداب (آیات 27-29)

مرد و خواتین کے لیے  
نظریں نہی رکھنے اور  
زینت چھپانے کا حکم  
(آیات 30-31)

نکاح اور غلاموں کی  
آزادی کا حکم  
(آیات 32-34)

شرعی حدود  
آیات 1 تا 26

زنا کی حد  
(آیات 1-3)

تہمت (قذف) کا حکم  
(آیات 4-5)

لعان (میاں بیوی کے  
درمیان جھوٹی تہمت)  
(آیات 6-10)

واقعہ افک (تہمت کا واقعہ)  
(آیات 11-22)

آخرت میں تہمت کی سزا  
(آیات 23-26)

کائنات کی ہر چیز اللہ کی قدرت، ربوبیت اور ہدایت پر گواہ ہے، مگر انسانوں میں کچھ لوگ اس واضح ہدایت کے باوجود عملی اطاعت سے منہ موڑ لیتے ہیں۔

آسمان وزمین کی ہر مخلوق اللہ کی تسبیح کرتی ہے؛ پرندے بھی صف باندھے ہوئے اپنی مخصوص نماز اور تسبیح جانتے ہیں۔ پھر بادلوں کا چلنا، ان کا جمع ہونا، بارش، اولے، بجلی کی چمک، دن رات کا بدلنا، اور ہر جاندار کا پانی سے پیدا ہونا بیان کیا گیا۔ یہ سب توحید، قدرت، اور حکمت کی کھلی نشانیاں ہیں۔

اللہ نے واضح آیات نازل کر دی ہیں، مگر کچھ لوگ ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن جب انہیں اللہ اور رسول ﷺ کے فیصلے کی طرف بلایا جاتا ہے تو منہ پھیر لیتے ہیں۔ اگر فیصلہ ان کے حق میں ہو تو فوراً فرمانبردار بن کر آ جاتے ہیں۔ قرآن سوال کرتا ہے: کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے؟ کیا انہیں شک ہے؟ یا وہ یہ گمان رکھتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول ان پر ظلم کریں گے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہی لوگ ظلم کرنے والے ہیں۔

سچی ہدایت صرف دیکھنے سے نہیں، ماننے اور اطاعت کرنے سے مکمل ہوتی ہے۔ کائنات کی نشانیاں انسان کو اللہ کی طرف بلاتی ہیں، مگر ایمان کا اصل امتحان یہ ہے کہ انسان اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کے سامنے اپنے مفاد، خواہش اور ضد کو جھکا دے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرِ صَفًّا ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿١١﴾ ۚ وَاللَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿١٢﴾

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ - کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بیشک اللہ ہے (کہ)  
يُسَبِّحُ لَهُ - تسبیح کرتے ہیں اس کی

آ : ہمزہ استفہامیہ (سوالیہ)  
لَمْ : حرف نفی

رَأَى يَرَى ، رُؤْيَا : دیکھنا

سَبَّحَ يُسَبِّحُ ، تَسْبِيحٌ : تسبیح بیان کرنا (II)

مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ - جو آسمانوں اور زمین میں ہیں

الطَّيْرِ : پرندے (اسم جنس - collective noun)

وَالطَّيْرِ صَفًّا - اور پرندے بھی صف باندھے (پر پھیلائے ہوئے)

صَفًّا : پر پھیلائے (اسم فاعل، مؤنث جمع)

ماده (ص ف ف) : صف باندھنا، کسی چیز کو پھیلانا

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ - ہر ایک یقیناً جان چکا ہے

صَلَاتِهِ وَتَسْبِيحَهُ - اپنی نماز کو اور اپنی تسبیح (کا طریقہ)

تَسْبِيحٌ : تسبیح

صَلَاةٌ : نماز

وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ - اور اللہ (اس) کو خوب جاننے والا ہے اسکو جو وہ کرتے ہیں

وَاللَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ - اور اللہ ہی کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی

صَارَ يَصِيرُ ، صَيْرُورَةً / مَصِيرًا  
کسی حالت یا انجام کو پہنچنا، لوٹنا

مَصِيرٌ : لوٹنے کی جگہ

وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ - اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرِ أَصْفَتْ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٣١﴾ وَاللَّهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَإِلَى اللَّهِ الْبَصِيرُ ﴿٣٢﴾

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ - کیا نہیں آپ نے دیکھا کہ بیشک اللہ

يُزْجِي سَحَابًا - چلاتا ہے بادل کو (ز ج و) اَزْجَى يُزْجَى ، اَزْجَاءُ : چلانا، دھکیلنا، ہانکنا (۱۷) سَحَاب : بادل

ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ - پھر وہ جمع کرتا ہے (ملاتا ہے) آپس میں اس کو اَلَّفَ يُؤَلِّفُ ، تَأْلِيفٌ : جمع کرنا، ملانا (۱۱)

ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَّامًا - پھر وہ کر دیتا ہے اسے تہہ بہ تہہ رَكَمَ يَرْكُمُ ، رَكْمًا : جمع کرنا، ڈھیر لگانا، تہہ بہ تہہ رکھنا

فَتَرَى الْوَدْقَ - پھر تم دیکھے ہو بارش (کے قطرے) کو رَاى يَرَى ، رُؤْيًى : دیکھنا وَدَق : بارش، بوندیں، پانی

يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ - نکلتا ہے اس (بادل) کی دراڑوں سے خِلَل : دو چیزوں کے درمیان فاصلہ اور کشادگی (دراڑ)

اردو میں: خلل، خلال (دانتوں/ڈاڑھی میں)

وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ - اور وہ اتارتا ہے آسمان سے

مِنْ جِبَالٍ - کچھ ایسے پہاڑوں میں سے

فِيهَا مِنْ بَرَدٍ - جن میں ہیں کچھ اولے

بَرَد : اولے

بَرَدَ يَبْرُدُ ، بُرُودًا : ٹھنڈا ہونا

اردو میں: برد، تبرید، بارد، بارود، بُرادہ (لوہ چون)

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرِ صَفَّاتٌ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٣١﴾ وَاللَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٣٢﴾

**فَيُصِيبُ بِهِ** - پھر وہ لگاتا ہے انہیں اس کو

**مَنْ يَشَاءُ** - جسے وہ چاہتا ہے

**وَيَصْرِفُهُ عَنْ مَنْ يَشَاءُ** - اور وہ پھیر دیتا ہے اسے جس سے وہ چاہتا ہے

**يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ** - قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک

**يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ** - لے جائے نگاہوں کو

أَصَابَ يُصِيبُ ، إِصَابَةً : لگانا، پہنچنا (۱۷)

اردو میں: مصیبت، مصائب، اصابت، صواب، تصویب

صَرَفَ يَصْرِفُ ، صَرْفًا : پھیر دینا

كَادَ يَكَادُ ، كَوْدًا : قریب ہونا

سَنَا : تیز روشنی / چمک      بَرْقَ : بجلی

ذَهَبَ يَذْهَبُ ، ذَهَابًا : جانا، لے جانا

أَبْصَارَ : بَصَرٌ کی جمع - آنکھیں

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْبِغْ لَكَ مَنَ فِي السَّلَوتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرِ صَفَاتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ وَاللَّهُ مُدْكُ السَّلَوتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَ إِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٣٧﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۚ وَ يُنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ مَنُ جِبَالٍ فِيهَا مَنُ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنُ يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَنُ مَنُ يَشَاءُ ۚ يَكَادُ سَنَابُزُهُ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ﴿٣٨﴾

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں وہ سب جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہ پرندے جو پر پھیلائے اڑ رہے ہیں؟ ہر ایک اپنی نماز اور تسبیح کا طریقہ جانتا ہے، اور یہ سب جو کچھ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر رہتا ہے

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے اور اسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ بادل کو آہستہ آہستہ چلاتا ہے، پھر اس کے ٹکڑوں کو باہم جوڑتا ہے، پھر اسے سمیٹ کر ایک کثیف ابر بنا دیتا ہے، پھر تم دیکھتے ہو کہ اس کے خول میں سے بارش کے قطرے ٹپکتے چلے آتے ہیں اور وہ آسمان سے، اُن پہاڑوں کی بدولت جو اس میں بلند ہیں، اوالے برساتا ہے، پھر جسے چاہتا ہے ان کا نقصان پہنچاتا ہے اور جسے چاہتا ہے اُس کی بجلی کی چمک نگاہوں کو خیرہ کیے دیتی ہے

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْبِغُ لَهُ مَنِ فِي السَّمٰوٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱلطَّيْرِ صَفًى ط كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ ط وَٱللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا  
يَفْعَلُونَ ﴿٣١﴾ وَٱللَّهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَٱلْأَرْضِ ؕ وَ إِلَى ٱللَّهِ ٱلْبَصِيرُ ﴿٣٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ  
يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى ٱلْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ؕ وَيُنْزِلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مِزَّ جِبَالٍ فِىهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَن يَشَآءُ وَ  
يَصْرِفُهُ عَن مَّن يَشَآءُ ط يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِٱلْأَبْصَارِ ﴿٣٣﴾

Do you not see that all that is in the heavens and the earth, even the birds that go about spreading their wings in flight, extol His glory? Each knows the way of its prayer and of its extolling Allah's glory. Allah is well aware of whatever they do.

Allah's is the dominion of the heavens and the earth and to Him are all destined to return.

Do you not see that it is Allah who gently drives the clouds, then He joins them together and then turns them into a thick mass and thereafter you see rain-drops fall down from its midst. And then He sends down hail from the heaven –thanks to the lofty mountains –and causes it to smite whom He wills and averts it from whom He wills. The flash of His lightning almost takes away the sight.

## کائنات کی نشانیاں اور دعوتِ ایمان

○ گذشتہ اسباق میں ایمان و کفر کی حقیقت واضح کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت، ربوبیت اور وحدانیت کی نشانیوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ آسمان و زمین کی ہر مخلوق کی تسبیح، پرندوں کی صف بندی، بادل، بارش، بجلی، دن رات کی گردش اور جانداروں کی تخلیق سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ کائنات کا حقیقی مالک و مدبر صرف اللہ ہے۔ ان روشن نشانیوں کے بعد بتایا گیا کہ اللہ واضح آیات نازل فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

○ **کائنات کی تسبیح اور بندگی:** کائنات کی تسبیح اور بندگی یہ ہے کہ آسمان و زمین اور فضا کی ہر مخلوق اپنے اپنے طریقے سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کر رہی ہے۔ فرشتے، سورج، چاند، ستارے، جن و انس، جانور، حشرات، آبی مخلوقات، حتیٰ کہ جمادات بھی اللہ کے حکم اور اس کی قدرت کے تابع ہیں۔ پرندوں کا پیر پھیلانے فضا میں اڑنا بھی اسی فطری بندگی اور تسبیح کی ایک نمایاں مثال ہے، جو انسان کو اللہ کی وحدانیت، قدرت اور کامل تصرف کی طرف متوجہ کرتی ہے۔

○ **تسبیح سے کیا مراد ہے؟:** قرآن کے مطابق کائنات کا ہر چیز اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہے، لیکن انسان ان کی تسبیح کی حقیقت کو پوری طرح نہیں سمجھتا: وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مخلوق کی اپنی ایک خاص زبان، کیفیت یا طریقہ اظہار ہے جس کے ذریعے وہ اللہ کی پاکی بیان کرتی ہے، اگرچہ ہم اس کا ادراک نہیں کر پاتے۔

○ **ہر مخلوق کی مخصوص بندگی:** یہاں فرمایا گیا کہ ہر مخلوق اپنی نماز اور تسبیح کو جانتی ہے۔ یہاں نماز سے مراد ضروری نہیں کہ انسانی نماز جیسی عبادت ہو، بلکہ مراد اللہ تعالیٰ کی بندگی، اطاعت اور اس کے مقرر کردہ نظام کے مطابق زندگی گزارنا ہے....

... ہر مخلوق اپنی فطرت اور جبلت کے مطابق اللہ کے حکم کی پابند ہے، اور یہی اس کی بندگی اور تسبیح ہے۔

فطری نظام کی پابندی بھی تسبیح ہے: بعض اہل علم کے نزدیک مخلوقات کا اپنی فطری ساخت، جبلت اور مقررہ طریقہ زندگی پر قائم رہنا بھی تسبیح کی ایک صورت ہے۔ پرندوں کا اڑنا، جانوروں کا اپنے انداز سے چلنا، درختوں کا کھڑا رہنا، پہاڑوں کا قائم ہونا، اور ہر مخلوق کا اپنے مقررہ نظام سے انحراف نہ کرنا اللہ کی قدرت اور بندگی کا عملی اظہار ہے

اگرچہ اہل علم نے تسبیح کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں، مگر سب سے محتاط اور حقیقی بات یہی ہے کہ ہر مخلوق واقعی اللہ کی تسبیح کرتی ہے، لیکن ہم اس کی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ آیت کے آخر میں وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ فرما کر واضح کر دیا گیا کہ انسان اگر ان مخلوقات کی نماز اور تسبیح کو نہ سمجھ سکے، تب بھی اللہ تعالیٰ ان کے تمام افعال، کیفیات اور بندگی کو پوری طرح جانتا ہے۔

دوسری مخلوقات کی تسبیح اور صلوٰۃ کا ذکر انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، قدرت اور ربوبیت کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اس سے یہ حقیقت بھی واضح ہوتی ہے کہ پوری کائنات اللہ کی بندگی اور اطاعت کے راستے پر ہے؛ اس لیے جو شخص اللہ کے انکار یا اس کی عبادت سے غفلت کا راستہ اختیار کرتا ہے، وہ دراصل کائنات کے عمومی اور فطری نظام سے الگ ہو جاتا ہے۔

اس کے برعکس جو شخص اللہ کی عبادت، اطاعت اور تسبیح میں مشغول ہے، خواہ وہ اپنے ماحول میں بظاہر تنہا ہی کیوں نہ ہو، حقیقت میں وہ اکیلا نہیں۔ آسمان و زمین کی ہر مخلوق، پرندے، جانور، درخت، پہاڑ اور پوری کائنات اس کے ساتھ اللہ کی تسبیح میں شریک ہے۔ اس لیے اہل ایمان کے لیے اس آیت میں بڑا حوصلہ ہے کہ بندگی کا راستہ دراصل پوری کائنات کا راستہ ہے۔

## پرندوں کی مخصوص تسبیح

- آیت 41 میں تمام مخلوقات کی تسبیح کے بعد خاص طور پر پرندوں کا ذکر کیا گیا ہے، وہ بھی اس حالت میں کہ وہ فضا میں پر پھیلائے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس میں ایک نہایت لطیف اشارہ ہے کہ پرندوں کی پرواز، ان کی جسمانی ساخت، پروں کا نظام، سمت شناسی، موسمی ہجرت اور فضا میں توازن قائم رکھنا اللہ تعالیٰ کی قدرت، حکمت اور فطری ہدایت کی نمایاں نشانیاں ہیں۔
- جدید علم کے مطابق پرندے کششِ ثقل کے "خلاف" نہیں اڑتے، بلکہ اللہ کے بنائے ہوئے ہوا شناسی کے قوانین (aerodynamic laws) کے تحت پرواز کرتے ہیں۔ ان کے پر اوپر اٹھانے والی قوت (lift) پیدا کرتے ہیں، جسم کا وزن (weight / gravity) نیچے کی طرف کھینچتا ہے، آگے بڑھنے کے لیے thrust اور ہوا کی مزاحمت کے لیے drag کا توازن قائم رہتا ہے۔ پرندے اپنے پروں، دم، جسمانی زاویے اور feathers کی باریک حرکت سے اس توازن کو حیرت انگیز طور پر قابو میں رکھتے ہیں
- خاص طور پر جب پرندے صافّات (wings spread in formation) کی حالت میں ہوتے ہیں، تو وہ کبھی ہوا کے گرم اوپر اٹھتے ہوئے دھاروں (rising air currents) سے فائدہ اٹھاتے ہیں، کبھی سمندری یا پہاڑی ہواؤں کے ساتھ glide کرتے ہیں، اور کبھی بہت کم توانائی خرچ کر کے لمبی مسافت طے کرتے ہیں۔ یہ محض میکانیکی حرکت نہیں، بلکہ ایک ایسا مربوط نظام ہے جس میں جسمانی بناوٹ، اعصابی کنٹرول، ماحول کی پہچان اور فطری ہدایت سب شامل ہیں۔
- پرندوں کی ایک اور حیرت انگیز خصوصیت ان کی موسمی ہجرت ہے۔ بہت سے پرندے ہزاروں کلومیٹر کا سفر کرتے ہیں، اور بعض انواع جیسے قطبی اباٹیل (Arctic Tern) ہر سال آرکٹک سے انٹارکٹک تک غیر معمولی طویل سفر کرتے ہیں۔ جدید تحقیق کے مطابق پرندے سمت معلوم کرنے کے لیے سورج، ستاروں، زمین کے مقناطیسی میدان (Earth's magnetic field)، زمینی نشانات (landmarks)، وادیوں، ساحلوں، خوشبو/بو (olfactory cues) اور اپنی داخلی حیاتیاتی گھڑی (biological clock) جیسے متعدد اشاروں سے فائدہ اٹھاتے ہیں

## پرندوں کی مخصوص تسبیح

○ اس پہلو سے دیکھا جائے تو آیت کا اشارہ صرف پرندے کے اڑنے تک محدود نہیں، بلکہ اس پورے نظام ہدایت کی طرف ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے وجود میں رکھ دیا ہے۔ پرندے اپنے رب کی دی ہوئی فطری رہنمائی کے تحت اڑتا، اترتا، خوراک تلاش کرتا، گھونسلہ بناتا، بچوں کی پرورش کرتا اور دور دراز علاقوں تک سفر کرتا ہے۔ یہی اس کی فطری اطاعت اور تسبیح کی ایک صورت ہے

○ قدیم لٹریچر میں اگرچہ چمگادڑوں کا ذکر بھی "پرندوں" کے ذیل میں آ جاتا تھا، مگر آج کی حیاتیاتی درجہ بندی کے مطابق چمگادڑیں پرندے نہیں بلکہ ممالیہ (mammals) ہیں۔ البتہ ان میں صوتی سمت شناسی کا نظام (echolocation) واقعی حیرت انگیز ہے۔ وہ انسانی سماعت سے بلند آوازیں (ultrasound) خارج کرتی ہیں، پھر واپس آنے والی بازگشت (echoes) سے راستہ، رکاوٹ، شکار اور فاصلے کا اندازہ لگاتی ہیں۔

→ آیت 41 میں پرندوں کا ذکر کائنات کی تسبیح کی ایک نمایاں مثال کے طور پر ہے۔ پرندوں کی پرواز، صف بندی، پروں کا پھیلاؤ، سمت شناسی اور ہجرت سب اس بات کی نشانیاں ہیں کہ یہ کائنات اندھی قوتوں کے رحم و کرم پر نہیں، بلکہ ایک علیم و حکیم رب کے مقرر کردہ نظام کے تحت چل رہی ہے۔ انسان اگر غور کرے تو پرندوں کی خاموش پرواز بھی اسے اللہ کی قدرت، ربوبیت اور تسبیح کائنات کا درس دیتی ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَكُونُ الْوُدْقُ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۚ وَيُنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَنْ مَنْ يَشَاءُ ۚ يَكَادُ سَنَا بَرْقُهُ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ﴿٣٢﴾

## اللہ کا تصرفِ کامل اور بارش کا نظام

- اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے تصرفِ کامل (Absolute Authority) کو بادل، بارش، اُلے اور بجلی کے ذریعے واضح کیا گیا ہے
- اللہ ہی ہواؤں کے ذریعے بادلوں کو چلاتا ہے، پھر ان کے ٹکڑوں کو ملاتا اور انہیں تہہ بہ تہہ گھنٹا کر دیتا ہے۔ اسی کے حکم سے ان بادلوں کے درمیان سے بارش برستی ہے اور زمین کی پیاس بجھتی ہے۔ یہی بارش زمین میں زندگی، سبزہ، فصلیں، چارہ، خوراک اور انسانی و حیوانی ضروریات کا ذریعہ بنتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بارش محض موسمی عمل نہیں بلکہ اللہ کی رحمت اور ربوبیت کا مظہر ہے۔
- لیکن اسی نظام کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اللہ جب چاہے اسی رحمت کو نعمت (سزا) میں بدل دے۔
- وہی بادل کبھی رحمت کی بارش لاتے ہیں اور کبھی اولوں، طوفانوں، بجلی اور تباہ کن آفات کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ ایک ہی بادل یا طوفان کہیں سرسبزی پیدا کرتا ہے اور کہیں فصلوں، جانوروں اور آبادیوں کو نقصان پہنچا دیتا ہے۔ یہ سب کسی مستقل فطری طاقت یا غیر اللہ کے اختیار سے نہیں بلکہ اللہ ہی کے حکم اور مشیت سے ہوتا ہے۔
- آیت میں بجلی کی چمک کا ذکر بھی اسی جلالی پہلو کو ظاہر کرتا ہے کہ اس کی تیزی آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی ہوتی ہے۔ یوں آیت انسان کو متوجہ کرتی ہے کہ کائنات کے نفع و نقصان، رحمت و تنبیہ، بارش و بجلی سب اللہ کے قبضہ قدرت میں ہیں۔
- اس لیے حقیقی توکل، خوف، امید اور بندگی صرف اسی رب کے لیے ہونی چاہیے جو بادلوں، بارش، اولوں اور بجلی پر کامل اختیار رکھتا ہے

يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿٣٣﴾ وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّن مَّاءٍ ۚ فَبَيْنَهُمْ مَّن يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ ۚ

يُقَلِّبُ اللَّهُ - اللہ ہی پھیرتا (بدلتا) ہے

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ - رات اور دن کو

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً - بلاشبہ اس میں یقیناً عبرت ہے

لِّأُولِي الْأَبْصَارِ - آنکھوں والوں کے لیے

وَاللَّهُ خَلَقَ - اور اللہ ہی نے پیدا کیا

كُلَّ دَابَّةٍ مِّن مَّاءٍ - ہر چلنے پھرنے والے جاندار کو پانی سے

فَبَيْنَهُمْ مَّن يَمْشِي - پھر ان میں سے (کچھ وہ ہیں) جو چلتے ہیں

عَلَى بَطْنِهِ - اپنے پیٹ کے بل

قَلْبَ يُقَلِّبُ ، تَقْلِيْبًا : پھیرنا، اُلٹانا، بدلتے رہنا (۱۱)

عِبْرَةٌ : عبرت، سبق

لَ : لام تاکید (یقیناً)

أُولِي (أُولُو بھی) : والے - (ذو کی جمع)

لِ : حرف جر (Preposition)

أَبْصَارٍ : آنکھیں

دَابَّةٌ - رینگ کر چلنے والے جانور۔ مگر اسکا اطلاق سب جانوروں پر

دَابَّةٌ - زمین پر حرکت کرنے والی مخلوق / moving creature

(م ش ي) مَشْيٌ يَمْشِي ، مَشْيًا : چلنا

الْمَاشِيَةُ : پیدل چلنے والے جانور یا چوپائے (اسکی جمع مَوَاشِي)

بَطْنٌ : پیٹ

مراد پیٹ کے بل چلنے یا رینگنے والے جاندار - belly-crawling creatures

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسِّرُ عَلَى رَجُلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسِّرُ عَلَى أَرْبَعٍ ۖ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٥﴾

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسِّرُ - اور ان میں سے (کچھ ایسے ہیں) جو چلتے ہیں

رَجُلٌ : (ایک) پاؤں/ٹانگ - رَجُلَيْنِ : دو پاؤں (تثنیہ - dual form)

عَلَى رَجُلَيْنِ - دو پاؤں پر

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسِّرُ - اور ان میں سے (کچھ ایسے ہیں) جو چلتے ہیں

أَرْبَعٌ : چار (عدد - Cardinal number)

عَلَى أَرْبَعٍ - چار (پاؤں) پر

يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ - اللہ پیدا کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے

إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - بیشک اللہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے

يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ۚ (۳۳) وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّن مَّاءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّن يَّسْجِي عَلَى بَطْنِهِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّن يَّسْجِي عَلَى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّن يَّسْجِي عَلَى أَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۳۵)

رات اور دن کا الٹ پھیر وہی کر رہا ہے اس میں ایک سبق ہے آنکھوں والوں کے لیے اور اللہ نے ہر جاندار ایک طرح کے پانی سے پیدا کیا، کوئی پیٹ کے بل چل رہا ہے تو کوئی دو ٹانگوں پر اور کوئی چار ٹانگوں پر جو کچھ وہ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے

It is Allah Who causes the night and the day to alternate. Surely there is a lesson in it for those that have sight.

Allah has created every animal from water. Of them some move on their bellies, some move on two legs, and some on four. Allah creates whatever He wills. Surely Allah has power over everything.

يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿٢٣﴾ وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّن مَّاءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّن يَّشِىءُ عَلَى بَطْنِهِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّن يَّشِىءُ عَلَى رِجْلَيْنِ ۚ

## رات اور دن کی گردش: عبرت کا سامان

○ آیت 44 میں رات اور دن کی تبدیلی لیل و نہار کو اللہ تعالیٰ کے کامل اختیار کی نشانی بتایا گیا ہے

○ انسان روز دیکھتا ہے کہ رات کے بعد صبح، روشنی اور سرگرمی آتی ہے، پھر دن کے بعد شام اور تاریکی چھا جاتی ہے۔ یہ مسلسل اور منظم تبدیلی کسی انسان، حکمران یا سائنسدان کے اختیار میں نہیں، بلکہ اللہ کے مقرر کردہ نظام کے تحت ہے

○ زمین کی گردش، موسموں کا بدلنا، گرمی و سردی اور وقت کا پورا نظام اسی خدائی تدبیر (Divine Order) کا حصہ ہے۔ اس باقاعدہ نظام میں اُولِی الْأَبْصَارِ کے لیے بڑی عبرت ہے۔ عبرت یہ ہے کہ انسان دیکھی ہوئی چیز سے اللہ کی قدرت، حکمت اور ربوبیت کو پہچانے۔ حقیقی اہل نظر وہ ہیں جو رات دن کی گردش میں رب کائنات کے کامل تصرف کو دیکھ لیتے ہیں۔

## تنوع حیات (Diversity of Life) میں اللہ کی قدرت - آیت 45

○ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ، حکمت تخلیق اور تدبیر کائنات کو جاندار مخلوقات کے تنوع کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔ آیت بتاتی ہے کہ اللہ نے ہر چلنے پھرنے والے جاندار (دَابَّةٌ / moving creature) کو پانی سے پیدا کیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زندگی کے قیام میں پانی بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ جانداروں کی شکلیں، حجم، رنگ، صلاحیتیں، طریقہ حرکت اور انداز زندگی مختلف ہیں، مگر ان کی اصل میں ایک وحدت پائی جاتی ہے، اور یہی وحدت توحید خالق کی دلیل بنتی ہے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّن مَّاءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّن يَّشِىءُ عَلَى بَطْنِهِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّن يَّشِىءُ عَلَى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّن يَّشِىءُ عَلَى أَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٥﴾

○ **تنوع میں وحدت:** آیت میں تین نمایاں مثالیں دی گئی ہیں: کچھ مخلوقات پیٹ کے بل چلتی ہیں، کچھ دو پاؤں پر، اور کچھ چار ٹانگوں پر؛ مگر یہ فرق صرف جسمانی ساخت یا حرکت کا فرق نہیں، بلکہ اللہ کی مشیت، حکمت اور قدرت کا اظہار ہے۔ ایک ہی اصل سے اتنی مختلف صورتیں، عادتیں، صلاحیتیں اور زندگی کے نظام پیدا ہونا اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ یہ سب کچھ محض اندھے اتفاق (random chance) کا نتیجہ نہیں، بلکہ ایک علیم و حکیم خالق کے ارادے، علم اور تدبیر کے تحت ہے۔

○ **پانی: ذریعہ حیات:** قرآن کا یہ بیان کہ ہر جاندار پانی سے پیدا کیا گیا، زندگی کی ایک نہایت بنیادی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔ اس بات کو سائنس کے بدلتے ہوئے نظریات کی بنیاد پر نہیں بلکہ قرآن کے قطعی بیان کی حیثیت سے قبول کیا جاتا ہے۔ البتہ جدید مشاہدات بھی یہ دکھاتے ہیں کہ پانی زندگی کے وجود، خلیاتی نظام، جسمانی افعال اور حیاتیاتی بقا کے لیے نہایت بنیادی عنصر ہے۔ اس سے قرآن کا اسلوب مزید نمایاں ہوتا ہے کہ وہ مختصر الفاظ میں کائنات کی گہری حقیقتوں کی طرف انسان کو متوجہ کرتا ہے

○ **یہ آیت انسان کو دعوت دیتی ہے** کہ وہ مخلوقات کے تنوع، ان کی ساخت، حرکت، معیشت، صلاحیتوں، ماحول سے مناسبت اور فطری ہدایت پر غور کرے۔ جو شخص عقل و بصیرت سے دیکھے گا، وہ سمجھے گا کہ کثرتِ مخلوقات دراصل تعددِ خالق کی دلیل نہیں بلکہ ایک ہی خالق کی قدرت، ربوبیت اور تدبیر کا روشن ثبوت ہے۔ آیت کا اختتام **إِنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ** پر ہوتا ہے، یعنی اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جیسے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ اس لیے مخلوقات کا یہ حیرت انگیز تنوع انسان کو اللہ کی وحدانیت، حکمت اور کامل اختیار کے سامنے جھکنے کی دعوت دیتا ہے۔

لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ ۖ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٢٤﴾ وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذَلِكَ ۖ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٥﴾

لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ - بلاشبہ یقیناً ہم نے نازل کیں کھول کر بیان کرنے والی آیات

مُبَيِّنَاتٍ : مُبَيِّنَةٌ کی جمع (کھول کر بیان کرنے والی - تَبَيَّنَ، مصدر سے

وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ - اور اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے

إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ - سیدھے راستے کی طرف

وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ - اور وہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر

أَطَاعَ يُطِيعُ ، إِطَاعَةٌ : اطاعت کرنا (۱۷)

وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا - اور رسول پر اور ہم نے اطاعت کی

فَرِيقٌ : فریق، گروہ

تَوَلَّى يَتَوَلَّى ، تَوَلَّى : پھر جانا، مڑ جانا (۱۷)

ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ - پھر روگردانی کرتا ہے ایک فریق

مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذَلِكَ - ان میں سے اس کے بعد

وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ - اور نہیں ہیں وہ ہر گز ایمان لانے والے

وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿٣٨﴾ وَإِنْ يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ﴿٣٩﴾ أَفِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ أَمْ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ

وَإِذَا دُعُوا - اور جب وہ بلائیں جائیں

دَعَا يَدْعُو ، دَعْوَةً : پکارنا، بلانا

دُعُوا اصل میں دُعِيُوا تھا (یاء حذف ہوئی ہے)

إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ - اللہ اور اس کے رسول کی طرف

لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ - تاکہ وہ فیصلہ کرے ان کے درمیان

لِ : لام تعلیل (Laam of purpose)

حَكَمَ يَحْكُمُ ، حُكْمًا : حکم کرنا، فیصلہ کرنا

إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُونَ - اچانک ایک گروہ ان میں سے اعراض کرنے والا ہوتا ہے

مُعْرِضٌ : اعراض کرنے والا - مُعْرِضُونَ اس کی جمع

وَإِنْ يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ - اور اگر ہوائے حق (پر چلنا فائدہ مند تو)

كَانَ يَكُونُ ، كَوْنًا : ہونا

يَأْتُوا إِلَيْهِ - آتے ہیں اس کی طرف

أَتَى يَأْتِي ، إِتْيَانٌ : آنا

مُذْعِنِينَ - فرماں برداری کرتے ہوئے - (ذ ع ن)

أَذْعَنَ يُذْعِنُ ، إِذْعَانًا : مان لینا، فرمانبرداری کرنا (۱۷)

أَفِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ - کیا ان کے دلوں میں کوئی مرض ہے

أَ : ہمزہ استفہامیہ / سوالیہ (Interrogative Hamza)

أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ ۖ بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٥٤﴾

اُمّ : یا / or (دو باتوں، دو امکانات یا دو سو اتنی پہلوؤں کے درمیان آتا ہے)

أَمَّا رَتَابُوَا أَمْرِي خَافُونَ - یا وہ شک میں پڑ گئے ہیں یا وہ ڈرتے ہیں

خَافَ يَخَافُ ، خَوْفًا : ڈرنا

(ری ب) إِرْتَابَ يَرْتَابُ ، إِرْتِيَابٌ : شک میں پڑنا (VIII)

حَافَ يَحِيفُ ، حَيْفًا : بے انصافی کرنا، ظلم کرنا

فیصلہ کرنے میں ایک طرف جھک جانا، انصاف نہ کرنا

اردو میں: لفظ "حیف" کا استعمال تاسّف کے اظہار کے لیے کیا جاتا ہے

أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ - کہ ظلم کرے گا ان پر اللہ

وَرَسُولُهُ - اور اس کا رسول

بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ - بلکہ وہ (خود) ہی ظالم ہیں۔

لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ ۖ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٣٩﴾ وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذَلِكَ ۖ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٠﴾ وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿٤١﴾ وَإِنْ يَكُن لَّهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ﴿٤٢﴾ أَفَى قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ أَمْ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ ۚ بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٤٣﴾

ہم نے صاف صاف حقیقت بتانے والی آیات نازل کر دی ہیں، آگے صراط مستقیم کی طرف ہدایت اللہ ہی جسے چاہتا ہے دیتا ہے، جب ان کو بلا یا جاتا ہے اللہ اور رسول کی طرف، تاکہ رسول ان کے آپس کے مقدمے کا فیصلہ کرے تو ان میں سے ایک فریق کتراجاتا ہے، البتہ اگر حق ان کی موافقت میں ہو تو رسول کے پاس بڑے اطاعت کیش بن کر آ جاتے ہیں، کیا ان کے دلوں کو (منافقت کا) روگ لگا ہوا ہے؟ یا یہ شک میں پڑے ہوئے ہیں؟ یا ان کو یہ خوف ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان پر ظلم کرے گا؟ اصل بات یہ ہے کہ ظالم تو یہ لوگ خود ہیں

Verily, We have sent down revelations that clearly explain the truth. Allah guides whomsoever He wills to a Straight –Way. They say: 'We believe in Allah and the Messenger, and we obey', but thereafter a faction of them turns away (from obedience). These indeed are not believers. When they are called to Allah and His Messenger that he (i.e. the Messenger) may judge (the disputes) between them, a faction of them turns away. However if the right is on their side they come to him (Professing) their submissiveness. Do their hearts suffer from the disease (of hypocrisy)? Or have they fallen prey to doubts? Or do they fear that Allah will wrong them, and His Messenger will wrong them? Nay, the truth is that they themselves are wrong-doers.

لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ ۖ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٣٣﴾ وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنْهُمْ  
مَنْ بَعْدَ ذَلِكَ ۖ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٤﴾

## ہدایت کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی سنت

○ آیت 46 میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حق، باطل، خیر، شر، حلال، حرام اور صراطِ مستقیم کو واضح کرنے والی آیات نازل فرمادی ہیں۔ ان آیات کے ذریعے اسلامی نظامِ زندگی، احکام، عدل، بندگی اور ایمان کی راہ اس طرح کھول دی گئی ہے کہ طالبِ حق کے لیے راستہ روشن ہو جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ وہ انسانوں پر حق کو مخفی نہیں رکھتا بلکہ دلائل، نشانیوں اور واضح تعلیمات کے ذریعے ہدایت کا راستہ نمایاں کر دیتا ہے

○ ہدایت کا تعلق طلب اور روئے سے: اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے، لیکن اس کی مشیت حکمت کے ساتھ ہے۔ جو شخص سچے دل سے ہدایت کا طالب بنتا ہے، اللہ سے توفیق مانگتا ہے، رسول اللہ ﷺ کی دعوت کو سمجھنے اور قبول کرنے کی کوشش کرتا ہے، اللہ اس کے لیے راستہ آسان فرما دیتا ہے۔ اس کے برعکس جو شخص بے نیازی، ناشکری، خواہش پرستی یا سرکشی کا رویہ اختیار کرتا ہے، وہ واضح آیات کے باوجود اپنی تاریکیوں میں بھٹکتا رہتا ہے

## منافقین کے رویے پر تنقید

○ اسلام کی دعوت اور دلائل کے بعد یہ حقیقت واضح کی گئی کہ اسلام صرف فرد کے عقیدے کا نام نہیں بلکہ زندگی اور معاشرت کا مکمل نظام بھی ہے۔ ایمان محض زبانی اقرار یا ظاہری عمل سے معتبر نہیں ہوتا، جب تک دل کا یقین، اخلاص اور اللہ و رسول ﷺ کی بے چون و چرا اطاعت شامل نہ ہو۔ اسی بنیاد پر دائرہ اسلام میں داخل لوگوں کی دو قسمیں نمایاں ہوتی ہیں: سچے مومن اور منافق۔ منافق ایمان اور اطاعت کا دعویٰ تو کرتے ہیں، مگر جب عملی آزمائش آتی ہے تو پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ قرآن واضح کرتا ہے کہ ایسے دعوے اللہ کے نزدیک معتبر نہیں، کیونکہ حقیقی ایمان اطاعت، اخلاص اور عملی وفاداری کا تقاضا کرتا ہے۔

وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿٢٨﴾ وَإِنْ يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ﴿٢٩﴾

## دعوائے ایمان کا عملی امتحان

○ ان آیات میں منافقین کے نفاق کی ایک نمایاں علامت بیان کی گئی ہے کہ وہ زبان سے ایمان اور اطاعت کا دعویٰ کرتے ہیں، مگر جب کسی معاملے کے فیصلے کے لیے انہیں اللہ اور رسول ﷺ کی طرف بلایا جاتا ہے تو منہ پھیر لیتے ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ رسول ﷺ کا فیصلہ دراصل اللہ کے حکم اور شریعت کا فیصلہ ہے، اس لیے اللہ اور رسول کی اطاعت کے بغیر ایمان کا دعویٰ معتبر نہیں۔

○ مفاد پرستی اور نفاق: منافقین کا رویہ یہ تھا کہ اگر انہیں امید ہوتی کہ فیصلہ ان کے حق میں ہوگا تو وہ بڑے فرمانبردار بن کر رسول ﷺ کے پاس آتے، لیکن اگر فیصلہ ان کے مفاد کے خلاف ہونے کا اندیشہ ہوتا تو شریعت کے بجائے دوسرے قوانین یا عدالتوں کی طرف رجوع کرتے۔ یہ رویہ بتاتا ہے کہ ان کی اطاعت حق کے لیے نہیں بلکہ ذاتی فائدے کے لیے تھی۔

→ حقیقی ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ انسان فرداً اور اجتماعاً اللہ اور رسول ﷺ کے قانون کے آگے جھک جائے، خواہ فیصلہ اس کی خواہش کے مطابق ہو یا خلاف۔ جو شخص صرف اپنے مفاد کے وقت شریعت کو مانے اور نقصان کے وقت اس سے بچنے کی کوشش کرے، اس کا دعوائے ایمان کمزور بلکہ منافقانہ ہے۔ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ ہر معاملے میں اللہ کے حکم، رسول ﷺ کی سنت اور شریعت کے فیصلے کو آخری معیار (final authority) تسلیم کرے۔

○ مفسرین نے ان آیات کے پس منظر میں ایک واقعہ نقل کیا ہے جس میں ایک منافق نے اپنے مفاد کے خلاف فیصلہ ہونے کے خوف سے رسول اللہ ﷺ کی عدالت کے بجائے دوسری جگہ فیصلہ لے جانا چاہا (تفصیل اضافی مواد کے حصے میں)

إِنِّي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ ۖ بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٥٠﴾

## نفاق کا باطنی تجزیہ

○ اس آیت کریمہ میں منافقین کے طرزِ عمل کی اصل بیماری کو تین سوالات کے ذریعے بے نقاب کیا گیا ہے۔

○ پہلا امکان یہ ہے کہ ان کے دلوں میں مرض (spiritual disease) ہے، یعنی نفاق نے ان کی فطرت کو بیمار کر دیا ہے۔

○ دوسرا امکان یہ ہے کہ وہ شک (doubt) میں مبتلا ہیں؛ انہیں اللہ کے رسول ﷺ، وحی، شریعت یا اسلام کے غلبے پر کامل یقین نہیں۔

○ تیسرا سوال یہ ہے کہ کیا انہیں یہ خوف ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ ان پر ظلم کریں گے؟ یہ سوال تعجب اور توثیح دونوں کے لیے ہے، کیونکہ اللہ کا حکم سراسر عدل پر مبنی ہوتا ہے۔

○ انسانی قوانین میں مفاد، طبقاتی ترجیح یا ذاتی رجحان کا امکان ہو سکتا ہے، مگر اللہ کی شریعت ہر قسم کے ظلم سے پاک ہے۔ اللہ سب کا خالق اور رب ہے، اس لیے وہ کسی فرد، طبقے یا گروہ کے حق میں دوسرے پر ظلم نہیں کرتا

○ اصل خرابی یہ نہیں کہ شریعت میں ظلم ہے، بلکہ خرابی ان لوگوں کے دل، شک، خواہش پرستی اور مفاد پرستی میں ہے۔ جو لوگ اللہ اور رسول ﷺ کے فیصلے سے بچنا چاہتے ہیں، وہ دراصل عدل الہی کے بجائے اپنی خواہشات کو معیار بناتے ہیں۔ اسی لیے قرآن آخر میں صاف فرما دیتا ہے: بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔ اصل ظالم یہی لوگ ہیں۔ وہ اللہ کی شریعت پر بدگمانی کر کے اپنے اوپر بھی ظلم کرتے ہیں اور معاشرے کو بھی عدل سے محروم کرتے ہیں۔

→ حقیقی ایمان اللہ اور رسول ﷺ کے حکم پر کامل اعتماد، رضا اور بے چون و چرا اطاعت کا نام ہے

کائنات کی ہر چیز اللہ کی قدرت، ربوبیت اور ہدایت پر گواہ ہے، مگر انسانوں میں کچھ لوگ اس واضح ہدایت کے باوجود عملی اطاعت سے منہ موڑ لیتے ہیں۔

آسمان وزمین کی ہر مخلوق اللہ کی تسبیح کرتی ہے؛ پرندے بھی صف باندھے ہوئے اپنی مخصوص نماز اور تسبیح جانتے ہیں۔ پھر بادلوں کا چلنا، ان کا جمع ہونا، بارش، اولے، بجلی کی چمک، دن رات کا بدلنا، اور ہر جاندار کا پانی سے پیدا ہونا بیان کیا گیا۔ یہ سب توحید، قدرت، اور حکمت کی کھلی نشانیاں ہیں۔

اللہ نے واضح آیات نازل کر دی ہیں، مگر کچھ لوگ ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن جب انہیں اللہ اور رسول ﷺ کے فیصلے کی طرف بلایا جاتا ہے تو منہ پھیر لیتے ہیں۔ اگر فیصلہ ان کے حق میں ہو تو فوراً فرمانبردار بن کر آ جاتے ہیں۔ قرآن سوال کرتا ہے: کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے؟ کیا انہیں شک ہے؟ یا وہ یہ گمان رکھتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول ان پر ظلم کریں گے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہی لوگ ظلم کرنے والے ہیں۔

سچی ہدایت صرف دیکھنے سے نہیں، ماننے اور اطاعت کرنے سے مکمل ہوتی ہے۔ کائنات کی نشانیاں انسان کو اللہ کی طرف بلاتی ہیں، مگر ایمان کا اصل امتحان یہ ہے کہ انسان اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کے سامنے اپنے مفاد، خواہش اور ضد کو جھکا دے۔

اضافى مواد

Reference Material

## کائنات کی تسبیح - قرآن کے دیگر مقامات

○ قرآن مجید کا بنیادی بیان یہ ہے کہ کائنات کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ **سورة الاسراء (آیت 44)** میں فرمایا گیا کہ ساتویں آسمان، زمین اور جو کچھ ان میں ہے، سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں، بلکہ کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو، لیکن انسان ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتا۔ یہی مضمون **سورة الحديد (57:1)**، **سورة الحشر (59:1)**، **سورة الصف (61:1)**، **سورة الجمعة (62:1)** اور **سورة التغابن (64:1)** میں بھی آیا ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، وہ اللہ کی تسبیح کرتا ہے۔ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ تسبیح کائنات کا عارضی عمل نہیں بلکہ اس کا مستقل حال (continuous state of glorification) ہے۔

**سجدہ، اطاعت اور تسبیح** : بعض آیات میں تسبیح کے ساتھ سجدہ اور اطاعت کا مضمون بھی آتا ہے، جیسے **سورة النحل 16:49** میں آسمانوں اور زمین کی مخلوقات اور فرشتوں کے سجدے کا ذکر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کی تسبیح صرف زبان کے الفاظ تک محدود نہیں، بلکہ اللہ کے مقرر کردہ نظام کے سامنے جھک جانا، اپنی فطرت کے مطابق کام کرنا، اور اپنے رب کے حکم سے انحراف نہ کرنا بھی بندگی کی ایک صورت ہے۔ اسی لیے مخلوقات کی تسبیح کو فطری اطاعت بھی کہا جاسکتا ہے

**مخصوص مخلوقات کی تسبیح** : قرآن بعض خاص مخلوقات اور مظاہر فطرت کی تسبیح کا بھی ذکر کرتا ہے۔ **سورة الرعد (13:13)** میں گرج (thunder) کو اللہ کی حمد کے ساتھ تسبیح کرنے والا بتایا گیا، اور فرشتوں کو بھی اس کے خوف سے تسبیح کرنے والا کہا گیا۔ **سورة الانبياء (21:79)** اور **سورة سبأ (34:10)** میں حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑوں اور پرندوں کی تسبیح کا ذکر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑ، پرندے، گرج، فرشتے اور دیگر مخلوقات سب اپنے اپنے انداز میں اللہ کی عظمت، قدرت اور ربوبیت کی گواہی دے رہے ہیں۔

## کائنات کی تسبیح - قرآن کے دیگر مقامات

**سورۃ النور آیت 41 سے خصوصی ربط :** سورۃ النور آیت 41 اسی عمومی حقیقت کو ایک خاص اور محسوس منظر کے ذریعے سامنے لاتی ہے۔ یہاں آسمان وزمین کی مخلوقات کے ساتھ خاص طور پر پرندوں کا ذکر کیا گیا ہے، وہ بھی اس حالت میں کہ وہ پر پھیلائے ہوئے فضا میں اڑ رہے ہوتے ہیں۔ پرندوں کی پرواز، صف بندی، سمت شناسی، ہجرت، رزق کی تلاش اور فطری نظام کی پابندی سب اس بات کی نشانیاں ہیں کہ اللہ نے ہر مخلوق کو اس کا طریقہ بندگی اور نظام زندگی سکھا دیا ہے۔ قرآن کے الفاظ **كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ** اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ہر مخلوق اپنی نماز اور تسبیح کو جانتی ہے، اگرچہ انسان اسے سمجھنے سے قاصر ہے۔

**تسبیح کا مفہوم :** تسبیح کا بنیادی معنی اللہ تعالیٰ کو ہر عیب، نقص اور کمزوری سے پاک ماننا ہے۔ انسان اور فرشتے زبان سے تسبیح کرتے ہیں، لیکن دیگر مخلوقات کی تسبیح کی کیفیت انسان کے لیے واضح نہیں۔ اس لیے تسبیح کو دو پہلوؤں سے سمجھا جاسکتا ہے: ایک قولی تسبیح یعنی زبان یا کسی خاص اطہار کے ذریعے تسبیح؛ اور دوسری حالی یا فعلی تسبیح یعنی اپنے وجود، ساخت، کردار اور فطری اطاعت کے ذریعے اللہ کی قدرت و حکمت کی گواہی دینا۔ تاہم سب سے محتاط بات وہی ہے جو قرآن نے بیان فرمائی: ہر چیز واقعی اللہ کی تسبیح کرتی ہے، مگر ہم ان کی تسبیح کی حقیقت کو پوری طرح نہیں سمجھتے۔

**ایمانی اور تربیتی سبق :** کائنات کی تسبیح کا سب سے بڑا سبق یہ ہے کہ انسان اس کائنات میں اکیلا بندہ نہیں؛ پوری مخلوق اپنے اپنے انداز میں اللہ کے حضور جھکی ہوئی ہے۔ جب بے جان اشیاء، پہاڑ، پرندے، گرج، فرشتے، آسمان اور زمین سب اپنے رب کی تسبیح میں مصروف ہیں تو عقل و شعور رکھنے والے انسان کے لیے غفلت، تکبر اور نافرمانی کا کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔ جو شخص اللہ کی بندگی اختیار کرتا ہے، وہ کائنات کے عمومی بندگی کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتا ہے؛ اور جو اللہ سے غفلت یا انکار کا راستہ اختیار کرتا ہے، وہ گویا پوری کائنات کے فطری راستے سے الگ ہو جاتا ہے۔

## پانی اور تنوع حیات - Water and the Diversity of Life

سورة النور آیت 45 میں فرمایا گیا: **وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّن مَّاءٍ** - یعنی اللہ نے ہر چلنے پھرنے والے جاندار کو پانی سے پیدا کیا۔ اسی حقیقت کو سورة الانبیاء 21:30 میں مزید جامع انداز میں بیان کیا گیا: **وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَیٍّ** ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے بنایا۔ ان آیات کا مقصد انسان کو یہ سمجھانا ہے کہ زندگی کی اصل، بقا اور نشوونما اللہ کے بنائے ہوئے نظام ربوبیت کے تحت ہے، اور پانی اس نظام میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے

**پانی: زندگی کا بنیادی وسیلہ:** جدید حیاتیات کے مطابق معلوم جانداروں میں پانی بنیادی حیاتیاتی حیثیت رکھتا ہے۔ خلیات (cells) میں پانی سب سے زیادہ پانی جانے والی شے ہے، اور بعض معیاری حیاتیاتی مآخذ کے مطابق یہ خلیے کے مجموعی وزن کا تقریباً 70 فیصد یا اس سے زیادہ حصہ بناتا ہے۔ خلیے کے اندر بیشتر کیمیائی تعاملات (biochemical reactions) آبی ماحول (aqueous environment) میں انجام پاتے ہیں، اسی لیے پانی صرف ایک عام مائع نہیں بلکہ زندگی کے نظام کا بنیادی medium ہے

**پانی کی سائنسی خصوصیات:** پانی کی اہمیت اس کی خاص کیمیائی اور طبعی خصوصیات سے بھی واضح ہوتی ہے۔ یہ ایک نہایت موثر محلل (excellent solvent) ہے، جس میں نمکیات، غذائی اجزاء، گیسوں اور بہت سے حیاتیاتی مادے حل ہو کر خلیات اور جسم کے اندر منتقل ہوتے ہیں۔ پانی کی محلل خصوصیات زمین پر زندگی کے لیے نہایت اہم ہیں

**زندگی کا تنوع:** آیت 45 پانی کی وحدت کے ساتھ ساتھ زندگی کے تنوع کو بھی بیان کرتی ہے: کچھ مخلوقات پیٹ کے بل چلتی ہیں، کچھ دو پاؤں پر، اور کچھ چار ٹانگوں پر۔ یہاں قرآن جدید حیاتیاتی درجہ بندی (taxonomy) نہیں بیان کر رہا، بلکہ انسان کو جانداروں کے مختلف طریقہ حرکت (modes of locomotion) کی طرف متوجہ کر رہا ہے۔ سانپ، کیڑے، انسان، پرندے، چوپائے، جنگلی جانور اور بے شمار دیگر مخلوقات اپنی ساخت، ماحول، غذا، حرکت، افزائش اور صلاحیتوں میں مختلف ہیں، مگر سب ایک ہی خالق کی قدرت و حکمت کی نشانیاں ہیں

## وحدتِ حیات اور تنوعِ مخلوقات

اس آیت کا ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ زندگی کی اصل میں ایک وحدت ہے، مگر صورتوں میں حیرت انگیز کثرت ہے۔ ایک ہی بنیادی ذریعہ یعنی پانی سے اللہ تعالیٰ نے مختلف جسمانی ساختیں، مختلف نظامِ حیات، مختلف صلاحیتیں اور مختلف ماحول سے مناسبت رکھنے والی مخلوقات پیدا فرمائیں۔ یہ تنوع بے مقصد یا اندھے اتفاق (random chance) کا منظر نہیں، بلکہ قرآن کے اسلوب میں اللہ کی مشیت، حکمت اور قدرت کا اظہار ہے (يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ - اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے)

**اسلامی نقطہ نظر:** اسلامی تعلیمات میں پانی صرف زندگی کا منبع ہی نہیں بلکہ اللہ کی رحمت، ربوبیت اور احسان کی علامت بھی ہے۔ قرآن بار بار بارش کے ذریعے مردہ زمین کے زندہ ہونے کا ذکر کرتا ہے، جیسے سورۃ النحل (16: 65) میں فرمایا کہ اللہ آسمان سے پانی نازل کرتا ہے، پھر اس کے ذریعے زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی زمین کی زندگی، نباتات، رزق، حیوانات اور انسان کی بقا کے لیے اللہ کی مسلسل نعمت ہے۔

**قرآن کا مقصد** سائنسی حقائق سکھانا نہیں، بلکہ انسان کو اللہ کی نشانیوں، قدرت، ربوبیت اور توحید کی طرف متوجہ کرنا ہے۔ البتہ جب جدید مشاہدات یہ دکھاتے ہیں کہ خلیاتی زندگی، metabolism، نقل و حرکت، biochemical reactions اور بود و باش (habitability) میں پانی بنیادی کردار ادا کرتا ہے، تو یہ قرآن کے بیان کردہ عظیم اصول کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔

آیت (45) کا پیغام یہ ہے کہ انسان پانی، زندگی اور مخلوقات کے تنوع کو معمولی نہ سمجھے۔ ایک طرف پانی زندگی کی مشترک بنیاد ہے، دوسری طرف جانداروں کی بے شمار شکلیں اللہ کی تخلیقی قدرت کا مظہر ہیں۔ اس آیت کا اختتام إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ہوتا ہے، یعنی اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس لیے پانی اور تنوعِ حیات کا مشاہدہ انسان کو اللہ کی وحدانیت، قدرت، حکمت، شکر اور بندگی کی طرف لے جانا چاہیے۔

## ہدایت کا قانون - واضح آیات اور طالبِ حق

○ سورۃ النور (آیات 45...) میں پہلے اللہ تعالیٰ کی قدرت، حکمت اور ربوبیت کی نشانیاں سامنے آتی ہیں۔ پانی سے جانداروں کی تخلیق، مخلوقات کا تنوع، ان کے مختلف طریقہ حرکت، اور زندگی کی رنگارنگ صورتیں انسان کو غور و فکر کی دعوت دیتی ہیں۔ یہ نشانیاں بتاتی ہیں کہ کائنات اندھی قوتوں کا مجموعہ نہیں، بلکہ ایک علیم و حکیم خالق کے ارادے، علم اور قدرت کے تحت قائم ہے

○ **آیاتِ مبینات: حق کو واضح کر دینا:** آیت 46 میں فرمایا گیا: لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ - ہم نے کھول کر بیان کرنے والی آیات نازل کر دی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ وہ انسان کو اندھیرے میں نہیں چھوڑتا۔ وہ حق و باطل، خیر و شر، حلال و حرام، عدل و ظلم اور صراطِ مستقیم کو واضح کر دیتا ہے۔ ہدایت کا راستہ مبہم نہیں رکھا گیا؛ قرآن، رسول اللہ ﷺ کی تعلیم، کائنات کی نشانیاں اور انسانی فطرت سب انسان کو حق کی طرف متوجہ کرتے ہیں

○ **ہدایت کا تعلق طلب سے:** آیت کے آخر میں فرمایا: وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ - اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہدایت بے اصول یا بے وجہ دی جاتی ہے، بلکہ اللہ کی مشیت اس کی حکمت کے ساتھ ہے۔ جو شخص سچے دل سے حق کا طالب بنتا ہے، اللہ سے توفیق مانگتا ہے، دل کو ضد، تکبر اور خواہش پرستی سے پاک کرنے کی کوشش کرتا ہے، اللہ اس کے لیے ہدایت کا راستہ کھول دیتا ہے۔ لیکن جو شخص بے نیازی، سرکشی یا مفاد پرستی اختیار کرے، وہ روشن دلائل کے باوجود محروم رہ سکتا ہے۔

○ **صرف نشانی دیکھنا کافی نہیں:** ہدایت صرف کائنات کی نشانیاں دیکھنے سے مکمل نہیں ہوتی۔ بادل، بارش، دن رات، پانی اور جانداروں کا تنوع انسان کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں، مگر اصل امتحان یہ ہے کہ انسان ان نشانیوں سے آگے بڑھ کر اللہ کی اطاعت قبول کرے۔ دیکھنا صرف sight ہے، مگر عبرت لینا insight ہے۔ قرآن چاہتا ہے کہ انسان ظاہری مشاہدے سے باطنی معرفت، اور معرفت سے عملی اطاعت تک پہنچے۔

## ہدایت کا قانون - واضح آیات اور طالبِ حق

◦ **دعوائے ایمان کا امتحان:** آیات 47 تا 49 میں ایسے لوگوں کا ذکر ہے جو زبان سے کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان لائے اور ہم نے اطاعت کی، لیکن جب عملی فیصلہ اللہ اور رسول ﷺ کی طرف لوٹانے کا وقت آتا ہے تو ان میں سے ایک گروہ منہ پھیر لیتا ہے۔ اگر فیصلہ ان کے حق میں ہو تو وہ بڑے فرمانبردار بن کر آتے ہیں، اور اگر فیصلہ ان کی خواہش یا مفاد کے خلاف ہو تو اعراض کرتے ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ حقیقی ایمان صرف دعویٰ نہیں بلکہ عملی سپردگی (practical submission) کا نام ہے۔

◦ **طالبِ حق اور مفاد پرست انسان کا فرق:** طالبِ حق وہ ہے جو حق کو اس لیے قبول کرتا ہے کہ وہ حق ہے، چاہے وہ اس کے مفاد کے موافق ہو یا خلاف۔ اس کے برعکس مفاد پرست انسان دین کو اپنے فائدے کے ترازو میں تولتا ہے؛ جہاں حکم اس کے حق میں ہو وہاں اطاعت کا مظاہرہ کرتا ہے، اور جہاں حکم اس کے نفس، مال، مقام یا خواہش کے خلاف ہو وہاں تاویل، اعراض یا بدگمانی اختیار کرتا ہے۔ قرآن اس رویے کو ایمان نہیں بلکہ نفاق کی علامت قرار دیتا ہے

◦ **نفاق کی باطنی وجوہات:** آیت 50 میں قرآن تین سوالات کے ذریعے اس اعراض کی باطنی وجوہات کو بے نقاب کرتا ہے: کیا ان کے دلوں میں مرض ہے؟ کیا وہ شک میں پڑ گئے ہیں؟ یا انہیں خوف ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ ان پر ظلم کریں گے؟ یہ سوالات بتاتے ہیں کہ ہدایت سے محرومی کی اصل وجہ دل کی خرابی، شک، خواہش پرستی اور اللہ کے عدل پر بدگمانی ہے۔ ورنہ اللہ کی شریعت ظلم پر نہیں بلکہ کامل عدل پر قائم ہے۔

## ہدایت کا قانون - واضح آیات اور طالبِ حق

### ○ ہدایت کا عملی قانون:

ان آیات کی روشنی میں ہدایت کا قانون یہ ہے کہ اللہ حق کو واضح کرتا ہے، مگر اس حق سے فائدہ وہی اٹھاتا ہے جو طالبِ حق ہو۔ واضح آیات، کائناتی نشانیاں، رسول ﷺ کی دعوت اور شریعت کا عدل سب انسان کے سامنے رکھ دیے جاتے ہیں، پھر انسان کا رویہ فیصلہ کرتا ہے کہ وہ ہدایت کی طرف بڑھے گا یا خواہشات کی تاریکی میں رہے گا۔ جو شخص سنے اور مانے، وہ صراطِ مستقیم پر چلتا ہے؛ اور جو صرف اپنے مفاد کے وقت دین کو قبول کرے، وہ حقیقت میں ہدایت کا طالب نہیں۔

○ اس مضمون کا مرکزی پیغام یہ ہے کہ ہدایت صرف معلومات (information) کا نام نہیں، بلکہ قبولِ حق، طلبِ ہدایت، اور عملی اطاعت کا نام ہے۔ اللہ نے آیات کو واضح کر دیا، نشانیاں کھول دیں، حق و باطل کا فرق بیان کر دیا؛ اب بندے کی ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ سے ہدایت مانگے، دل کو صاف کرے، اور اللہ و رسول ﷺ کے حکم کے سامنے اپنے مفاد، خواہش اور ضد کو جھکا دے۔ یہی حقیقی ایمان اور یہی صراطِ مستقیم کا راستہ ہے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا، وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔

اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر، اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، بے شک تو بہت عطا فرمانے والا ہے

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا إِيْمَانًا صَادِقًا، وَعِلْمًا نَافِعًا، وَإِخْلَاصًا فِي الْعَمَلِ، وَثَبَاتًا عَلَى الطَّاعَةِ

اے اللہ! ہمیں سچا ایمان، نافع علم، عمل میں اخلاص، اور اطاعت پر استقامت عطا فرما۔ آمین